جناب افتاب عالم ندوی صاحب

دنیائے اسلام کے عظیم محقق ڈاکٹر محمد حمیداللہ کا سانحہ وفات

دنیائے اسلام کے مشہور وممتاز محقق مخلص داعی ومبلغ ، مترجم قرآن ، سینکڑوں قیمتی مقالات اور سو سے زائد تحقیقی وعلمی کتابوں کے مصنف ڈاکٹر محمد حمیداللہ صاحب کا ابھی حال ہی میں ۸۹ سال کی عمر میں سرزمین فرانس میں انتقال ہوگیا۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)

ڈاکٹر صاحب مرحوم اگرچہ رہنے والے حیدر آباد کے تھے ، لیکن عمر عزیز کا بیشتر حصہ انہوں نے فرانس میں گزرا، حدیث نبویؐ " دنیامیں اجنبی اور مسافر کی طرح زندگی گزارو"، کے مطابق بحث و تحقیق کے اس مرد مجاہد نے اپنی پوری زندگی مسافرت میں گزاردی۔ فرانس میں اتنی طویل اقامت کے باوجود وہاں کی شہریت حاصل نہیں کی اور فرانس ہی کیا دنیا کے کسی بھی ملک کی ان کے پاس نیشنلٹی نہیں تھی۔ بقول علامہ اقبالؒ سارے جہان کو انہوں نے اپنا وطن جانااور حدودوثغور کی تنگنائیوں میں کبھی اپنے کو مقید نہیں کیا۔ پیرس جیسے ترقی یافتہ شہر میں رہنے کے باوجود ان کی پوری زندگی سادگی، زہداور تقشف کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ وہ اپنے تمام کام خوداپنے ہاتھوں سے انجام دیتے تھے۔ کبھی انہوں نے کوئی خادم نہیں رکھا۔ بازار سے سودا سلف بھی خودلاتے اور اپنا کھانا بھی خودہی پکاتے۔ غالباً ان کی صحت وتندرستی انکی اسی جسمانی محنت ومشقت کی رہین منت تھی کہ عالم پیری میں بھی جواں رعنا کی طرح چاق وچوبند نشیط اور ہردم رواں، ہردم دواں تھی زندگی۔ ان کے تمام مقالات ومضامین اور تصنیفات بحث و تحقیق کے شاہکارہیں۔ دنیا کے منتخب ترین تحقیقی کاموں میں سرفہرست انہیں رکھا جاسکتا ہے اور اگران کے میدان کار کے تنوع اور وسعت کو بھی پیش نظر رکھا جائے تو دنیا کے کم اسکالرس ایسے ہوں گے جو ان کا حریف ہونے کا دعویٰ کرسکیں۔ ڈاکٹر صاحب تحقیقی وعلمی امور میں کبھی کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے اور نہ کبھی کسی سے مرعوب ہوتے چاہے وہ علم و تحقیق کی دنیا میں عالمگیر شہرت کا مالک ہی کیوں نہ ہوتا، جو کچھ لکھتے خوب تحقیق کے ساتھ علی وجہ البصیرت لکھتے۔ تقریباً نصف صدی تک ڈاکٹر صاحب مرحوم یورپ کے قلب پیرس میں بیٹھ کر ان حملوں کا بھرپور دفاع کرتے رہے جو اغیار کی طرف سے مسلسل اور مختلف سطح اور راستوں سے اسلام، اس کی تاریخ وشخصیات اور اس کی تہذیب وثقافت پر ہورہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کے اس قلمی جہاد ومعرکہ آرائی کی اہمیت اس وقت دوچند ہوجاتی ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ انہیں اس پرآشوب زمانہ کا بھی اچھا خاصہ حصہ ملا جس دور میں لوگ مغرب سے اس درجہ مرعوب ومتاثر تھے کہ دانشور حضرات مغرب کی ہر کجی کی بنیادیں دین فطرت ورحمت میں اپنے تئیں ثابت کرکے دل ہی دل میں کہتے تھے۔ ع شادیم از زندگی خویش کہ کارے کردم

ڈاکٹر صاحب کی تمام نگارشات کا مطالعہ کرجائیے کہیں آپ کو مرعوبیت واحساس کمتری کا شائبہ نہیں ملے گا۔ یہ صحیح